سچائی

عظیم اقبال

ادبستان، گنج نمبر 1، بتیا (بہار)

ایک لوہار صبح سے شام تک اپنی بھٹّی کے پاس بیٹھا لوہے کا کام کرتا رہتا تھا۔ ایک دن ایک بڑھئی اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

''بھائی، میرے لیے ایک اچھا، مضبوط ہتھوڑا بنا دو۔ میں تمھیں، منہ مانگے دام دوں گا۔''

دوسرے دن لوہار نے ایک مضبوط اور اچھا ہتھوڑا بنا کر بڑھئی کو دے دیا۔ اُس نے پوچھا۔

''اس کے کتنے دام ہیں؟''

''صرف ایک روپیہ۔'' لوہار نے جواب دیا۔

''بس! ایک ہی روپیہ! میں تو سمجھ رہا تھا کہ شاید تین، چار روپے ہوں گے۔ اچھا تو، تم دو روپے لو۔'' بڑھئی نے سخاوت سے کہا۔

''نہیں، میں صرف ایک ہی روپیہ لوں گا۔ میری محنت اور لوہا ملا کر ایک ہی روپیہ ہوتا ہے۔''

بڑھئی نے اسے ایک روپیہ دے کر اپنی راہ لی۔ وہ جس سے بھی ملا۔ اس سے لوہار کی ایمانداری، اصول اور مہارت کی بات بتائی۔ اس طرح لوہار کی مفت میں تشہیر ہوگئی۔ تشہیر کی وجہ سے لوہار کا کام زوروں سے چلنے لگا۔ اُسے اچھی آمدنی ہونے لگی۔

ایک بار ایک ٹھیکے دار اس کے پاس آیا اور بولا۔

''تمہارا نام سُن کر ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہمیں تین سو ہتھوڑے بنا دو، مگر لوہا اچھی قسم کا لگانا۔ تم ہمیں اوروں سے اچھی قسم کے ہتھوڑے دوگے تو ہم تمہاری تشہیر کریں گے۔''

''میں آپ کے لیے ہتھوڑے نہیں بنا سکوں گا۔'' لوہار بولا۔

''کیوں نہیں بنا سکوگے؟''

ٹھیکے دار نے پوچھا۔

''آپ جیسے گاہکوں کو میں مطمئن نہیں کرسکتا۔'' لوہار نے کہا۔

''کیوں، کیا برائی ہے مجھ میں؟''

ٹھیکے دار کا سوال تھا۔

''ایک بات تو یہ ہے کہ آپ نے مجھے تشہیر کا لالچ دیا۔ میری ایمانداری ہی میرا اشتہار ہے! دوسرے یہ کہ آپ کو اوروں سے اچھی قسم کے ہتھوڑے چاہئے۔ میں ایک ہی قسم کے ہتھوڑے بناتا ہوں۔ میرے پاس الگ الگ قسم کا لوہا نہیں ہے۔ میں الگ الگ قسم میں یقین ہی نہیں رکھتا۔''

ٹھیکے دار نے اپنے الفاظ واپس لے لیے۔ تب لوہار نے اس کا کام کرنا منظور کیا۔ OO